اسلام میں حجاب کا فلسفہ، حدود اور تربیتی آثار

گروہ مولفین: عظیمان اور ڈاکٹر سعید بہشتی

مترجم: مولانا سید منظر صادق زیدی

مقدمہ

خواتین کے حجاب اور پردہ کی تاریخ بھی اتنی ہی قدیم ہے کہ جتنی آدمیت کی تاریخ قدیم ہے۔ اس مسئلہ نے ہر دور میں الگ انداز اور آہنگ اختیار کیا ہے۔اور ہر ایک نے اپنے نظریہ کے مطابق اس کا تجزیہ کیا ہے۔ جو لوگ حجاب کے مخالف رہے ہیں انہوں نے اس کے بارے میں غیر منطقی اور نامعقول توجیہات پیش کی ہیں ظاہر ہے کہ اگر انسان کسی چیز کو سرے سے خرافات سمجھے گا تو اس کے بارے میں جو بھی توجیہ و تاویل بیان کرے گا وہ بھی خرافات جیسی ہی ہوں گی۔ ایسے افراد نے حجاب کے فلسفہ کے طور پر ریاضت، رہبانیت، خواتین کا استحصال، عدمِ تحفظ اور حسد کو پیش کیا ہے۔ لیکن خواتین کے لئے پردہ کو واجب و لازم قرار دینے والا ''اسلام'' بھی کیا دلائل کو قبول کرتا ہے، یا اسلام نے حجاب کے لئے الگ فلسفہ پیش کیا ہے؟

زیر نظر تحریر میں سب سے پہلے آیات و روایات میں حجاب سے متعلق اسلام کے فلسفہ اور دلائل سے گفتگو کی جائے گی اس کے بعد انفرادی، گھریلو اور سماجی اعتبار سے پردہ کے حدود اور آخر میں ''حجاب کے تربیتی آثار'' کے بارے میں گفتگو ہو گی۔

حجاب کا فلسفہ

ہماری نظر میں حجاب کا فلسفہ وہی ہے کہ جس کی بناء پر اس حکم کوواجب قرار دیا گیا ہے۔ قرآن کریم کی متعدد آیات میں اس حکم کو صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اسی کے ساتھ ائمہ اطہار علیہم السلام کی سنت (قول معصوم، تقریر معصوم) کے ذیل میں بھی اس حکم کی تفصیل اوربنیادوں کو بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔

الف: حجاب قرآن کی روشنی میں

حجاب سے متعلق آیات اور ان کے نزول کی ترتیب کے بارے میں غوروخوض سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ حجاب کا حکم ایک دفعہ نازل نہیں ہوا ہے بلکہ وقت گزرنے اور حالات فراہم ہونے کے ساتھ مرحلہ وار، تدریجاً نازل ہوا ہے۔ سب سے پہلے ہجرت کے پانچویں سال کے آخر میں زینب بنت جحش کے ہمراہ پیغمبر اکرمؐ کے عقد اور ولیمہ کے موقع پر ازواج پیغمبر کے بارے میں حجاب سے متعلق آیت نازل ہوئی۔ اس آیت کے مطابق تمام مردوں کے لیے فرض قرار دیا گیا کہ پیغمبر کی خواتین کے ساتھ پردہ کے پیچھے سے گفتگو کیا کریں۔

دوسرے مرحلہ میں ”نسبی محارم“ کو اس حکم کے دائرہ سے مستثنٰی کردیا گیا اور انہیں اس بات کی اجازت دی گئی کہ وہ پردہ کے بغیر بھی پیغمبر اکرمؐ کی خواتین سے باتیں کرسکتے ہیں۔

تیسرے مرحلہ میں پیغمبرؐ کی خواتین اور عام مومنات کو بطور حق ”جلباب“ کے استعمال کی اجازت دی گئی۔

چوتھے مرحلہ میں سورۂ نور کی آیات نے خواتین کے پردہ کے احکام مشخص کئے اور پانچویں مرحلہ میں محرم خواتین کی آرامگاہ میں داخلہ کے لئے اجازت لینے کا حکم بیان ہوا۔ (عابدینی، نشریہ فقہ، شمارہ ۲۳ ص۔۴۹۔۵۰)

پہلا مرحلہ: سورۂ احزاب کی آیات کا نزول

" وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعاً فَسْئَلُوهُنَّ مِن وَّرَاءِ حِجَابٍ" اور جب ازواج پیغمبر سے کسی چیز کا سوال کرو تو پردہ کے پیچھے سے سوال کرو"(احزاب/۵۳) پھر اس کی دلیل کے طور پر ارشاد ہوا" ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ" یہ بات تمہارے اور ان کے دونوں کے دلوں کے لئے زیادہ پاکیزہ ہے (احزاب/۵۳) تمہارے اور ان کے دل پاکیزہ رہیں اس کے لئے حجاب بہتر ہے۔

اس سورہ میں حجاب سے متعلق آیت نازل ہونے سے پہلے دوسری آیات بھی نازل ہوئیں جن میں تقویٰ الٰہی کے مالک ہونے کی صورت میں دیگر خواتین کے مقابلہ میں ازواج پیغمبرؐ کی شان و منزلت اور برتری کا اعلان کیا گیا تھا۔ ان آیات میں ازواج پیغمبر کو حکم دیا گیا کہ بغیر ضروری کام کے اپنے حجروں سے باہر نہ نکلیں، ناز اور ادا کے لہجہ میں مردوں کے ساتھ باتیں نہ کریں اور سابقہ جاہلیت کے مانند زینت و آرائش نہ کریں۔

" يَانِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ ۚ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ " اے ازواج پیغمبر تم اگر تقوی اختیار کرو تو تمہارا مرتبہ کسی عام عورت جیسا نہیں ہے (بلکہ تمہارا مرتبہ بلند اور رفیع ہے) لہٰذا کسی آدمی سے لگی لپٹی بات نہ کرنا کہ جس کے دل میں بیماری ہو اسے لالچ پیدا ہو جائے اور ہمیشہ نیک باتیں کیا کرو اور اپنے گھر میں جا بیٹھی رہو اور پہلے جاہلیت جیسا بناؤ سنگھار نہ کرو" (احزاب ۳۲۔۳۳)

دوسرا مرحلہ: سورۂ احزاب کی آیت ۵۵ کا نزول

"لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا " اور عورتوں کے لیے کوئی حرج نہیں ہے اگر اپنے باپ، دادا، اپنی اولاد، اپنے بھائی، اپنے بھتیجے اور اپنے بھانجوں کے سامنے

بے حجاب آئیں یا اپنی عورتوں یا کنیزوں کے سامنے آئیں لیکن تم سب اللہ سے ڈرتی رہو کہ اللہ سب ہی پر حاضر و ناظر ہے" (احزاب / ۵۵)

اس آیت کے تجزیہ سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ آیت کی ابتدا میں جن پانچ گروہوں کا تذکرہ ہے یہ وہی پانچ گروہ ہیں کہ جنہیں "نسبی طور پر محرم" کہا جاتا ہے۔ اس آیت کے بموجب ازواج پیغمبر کا یہ فریضہ نہیں ہے کہ وہ اپنے "نسبی محارم" سے بھی پردہ کریں بلکہ جیسے وہ پیغمبر کی معیّت میں آنے سے قبل اپنے نسبی محارم کے ساتھ پردہ کے بغیر گفتگو کرتی تھیں، پیغمبر کے ساتھ رشتۂ زوجیت میں منسلک ہونے کے بعد بھی ان کے ساتھ بغیر پردہ کے باتیں کر سکتی ہیں۔

تیسرا مرحلہ: سورۂ احزاب کی آیت ۵۹ کا نزول

"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا" اے پیغمبر اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی چادر کو اپنے اوپر لٹکائے رہا کریں کہ یہ طریقہ ان کی شناخت یا شرافت سے قریب تر ہے اور اس طرح ان کو اذیت نہ دی جائے گی اور خدا بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔ (احزاب/ ۵۹)۔

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد مدینہ کی عورتوں نے اپنی شرافت و عظمت اور حشمت کے اظہار کے لیے چادر اوڑھنا شروع کر دیا۔

اس مقام پر ضروری محسوس ہوتا ہے کہ آیت کے اصل لفظ "جلباب" کی بھی وضاحت کر دی جائے۔ لغت اور تفسیر کی کتابوں میں جلباب کے متعدد معنی اور گوناگوں نمونے بیان ہوئے ہیں۔ روح المعانی میں جلباب کے متعدد معانی بیان ہوئے ہیں:

ا۔ جو اوپر سے نیچے تک ڈھانپ لے جیسے چادر۔ ۲ مقنعہ۔ ۳ ملحفہ ۴۔ ہروہ لباس جو خواتین اپنے کپڑوں کے اوپر سے پہنتی ہیں۔ ۵ہر وہ چیز کہ جس سے خود کو ڈھانپا جاسکے چاہے عبا ہو یا اس کے علاوہ کچھ اور ٦۔ سرپوش سے زیادہ کشادہ اور رداء سے چھوٹا لباس۔

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ "جلباب" چادر یا اس کے مانند لباس کو کہا جاتا ہے نہ کہ روسری، دوپٹہ یا اسکارف کو۔

اس آیت کا مقصد پردہ کے حدود و قیود کو بیان کرنا نہیں ہے بلکہ آزاد اور پاکدامن خواتین کو ایک شناخت عطا کرنا تھا تاکہ وہ اپنے شوق اور خواہش سے پردہ کریں شائد اس علامت اور شناخت کی درخواست خود پاک دامن اور آزاد خواتین کی جانب سے تھی کیونکہ انہیں اراذل اور اوباش (بدتمیز اور سرپھرے)قسم کے افراد سے اذیت کا سامنا کرنا پڑتا تھا اور اس بابت انہوں نے بارہا پیغمبر سے شکایت کی تھی اور اس سلسلہ میں کسی بندوبست کا مطالبہ کیا تھا چنانچہ پروردگار عالم نے ان کے لیے مذکورہ اعلان کر دیا۔

چوتھا مرحلہ: سورۂ نور کی آیات ۳۰۔۳۱ کا نزول

" قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ۰۰وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ" (نور/۳۰۔۳۱)

" اور پیغمبر آپ مومنین سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں کہ یہی زیادہ پاکیزہ بات ہے اور بیشک اللہ ان کے کاروبار سے خوب باخبر ہے (۳۰) اور مومنات سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی عفت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کا اظہار نہ کریں علاوہ اس کے جو ازخود ظاہر ہے اور اپنے دوپٹہ کو اپنے گریبان پر رکھیں اور اپنی زینت کو اپنے باپ دادا، شوہر، شوہر کے باپ، دادا اپنی اولاد اور اپنے شوہر کی اولاد اپنے بھائی اور بھائیوں کی اولاد اور بہنوں کی اولاد اور اپنی عورتوں اور اپنے غلام اور کنیزوں اور ایسے تابع افراد جن میں عورت کی طرف سے کوئی خواہش نہیں رہ گئی ہے اور وہ بچے جو عورتوں کے پردہ کی بات سے کوئی سروکار نہیں رکھتے ہیں ان سب کے علاوہ کسی پر ظاہر نہ کریں اور خبردار اپنے پاؤں پٹک کر نہ چلیں کہ جس زینت کو چھپائے ہوئے ہیں اس کا اظہار ہوجائے اور صاحبانِ ایمان تم سب اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتے رہو کہ شاید اسی طرح تمہیں فلاح اور نجات حاصل ہوجائے۔"

سورۂ نور کی آیت ۳۱ حجاب کے چوتھے مرحلہ کو بیان کررہی ہے اور اس میں پردہ کے علاوہ دیگر امور مثلاً اپنی نگاہوں کو جھکائے رکھنا، نامحرموں کے سامنے اپنے بناؤ سنگھار کو ظاہر نہ کرنا بھی ہے۔

"قُلْ لِلْمُؤمِنَاتِ" سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مدینہ کی عورتیں اپنے سر اور بدن کو تو چھپایا کرتی تھیں لیکن سر کے بعض حصہ اور سینہ کو کھلا رکھتی تھیں لہٰذا اس آیت میں ان حصوں کے بارے میں بھی احکام بیان کیے گئے کہ جنہیں نہیں چھپایا جاتا تھا منجملہ یہ کہ "اپنی اوڑھنیوں کو اپنے گریبان پر رکھیں" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ آیت کے نزول سے پہلے اوڑھنیوں اور دوپٹوں کو گردن کے نیچے نہیں باندھا جاتا تھا اور گریبان و سینہ نمایاں رہتے تھے۔

اس مقام پر "خُمر" (جو کہ خمار کی جمع ہے) کے معنی کی وضاحت بھی ضروری ہے۔ خمار اگرچہ بطور مطلق اوڑھنے والی چیز کے معنی میں ہے لیکن یہاں پر روسری یا مقنعہ مراد ہے یعنی ایسا کپڑا جسے خواتین سر کے اوپر سے سر اور گردن پر ڈالتی ہیں۔ قرآن کریم نے جلباب اور خمار دونوں کا الگ الگ مقصد بیان کیا ہے۔ خمار کو مطلقاً واجب قرار دیا ہے اور سورۂ نور کی آیات سے استفادہ ہوتا ہے کہ خمار کا مقصد مردوں کو تحریک (گناہ کی طرف رغبت) سے بچانا ہے۔ لیکن جلباب وہ لباس ہے جو تحفظ کا

ذریعہ ہوتا ہے۔ بنابرایں، جلباب اور خمار ایک ہی چیز نہیں ہیں اور اگردونوں ایک ہوتیں تو دوبارہ سے آیت نازل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ب: حجاب سنت کی روشنی میں

قرآن کے ساتھ سنت بھی اسلامی تہذیب کی شناخت اور معرفت کا منبع اور سرچشمہ ہے۔اسلام کو سمجھنے اور انسانی معاشرہ کے گوناگوں پہلوؤں کے بارے میں شریعت کا نظریہ معلوم کرنے کے لیے ان دونوں (قرآن و سنت) کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔ حجاب کے سلسلہ میں پیغمبر اکرمؐ اور ائمہ معصومین علیہم السلام سے جو روایات نقل ہوئی ہیں وہ حجاب سے متعلق قرآنی آیات کی مزید تشریح و تفسیر میں مددگار ہیں۔

سنت سے مراد قول معصوم، فعل معصوم اور تقریر معصوم یعنی معصوم کی جانب سے خاموش رہ کر کسی عمل کی تائید کرنا ہے اس بناء پر حجاب کے بارے میں معصومین علیہم السلام سے وارد ہونے والی احادیث و روایات کے علاوہ ان ذوات مقدسہ کی سیرت اور اُس دورمیں ان کا کردار بھی ہمارے لیے نمونۂ عمل ہوسکتا ہے، اسی طرح صدر اسلام کی خواتین کی سیرت بھی آج کے دور میں بہترین آئیڈیل ہوسکتی ہے اس لیے کہ ان کا معمول بھی تھا کہ وہ ہمیشہ نامحرموں سے اپنے بدن اور بالوں کو چھپایا کرتی تھیں۔

ختمی مرتبتؐ کی دختر گرامی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیھا کی ذات گرامی زندگی کے تمام شعبوں میں تمام مسلمان خواتین کے لئے اعلیٰ مثال اور عدیم النظیر آئیڈیل ہیں۔ آج کے دور میں کہ جب بشریت معرفت اور کمال کی پیاسی اور اپنے جیسے صحیح راستہ کی تلاش میں لایعنی اور واہیات نمونوں کی پیروی کرکے حیران اور سرگرداں ہوچکی ہے۔ انسانیت کے لیے "انسان کامل" سے بہتر کون نمونۂ عمل اور آئیڈیل ہوسکتا ہے؟!

حجاب سے متعلق چند روایات بطور نمونہ پیش کی جارہی ہیں

ا۔باریک لباس پہننے کی ممنوعیت

ایک دن اسماء ایسا باریک اور نازک لباس پہن کر خانۂ پیغمبر میں آئیں کہ جس سے بدن جھلک رہا تھا آنحضرتؐ نے اپنا روئے مبارک دوسری طرف پھیر کر فرمایا:

"یَااَسمَاءُ اِنَّ الْمَرْأَةَ اِذَابَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَمْ تَصْلَحْ اَنْ يُرٰى مِنْهَا اِلَّاهٰذَا وَ هٰذَا" اے اسماء عورت جب حد بلوغ کو پہونچ جائے تو چہرہ اور ہاتھوں کے علاوہ اس کے بدن کا کوئی حصہ دکھائی نہیں دینا چاہیئے (سجستانی، بی تا، ج ۲، ص۳۸۳)

جب کسی چیز کا چھپایا جانا واجب اور ضروری ہے تو پھر اسے صحیح طریقہ سے اور حقیقت میں چھپایا جانا چاہیے لہٰذا ایسا نازک اور باریک لباس جس سے بدن نمایاں جھلک رہا ہو اسے پردہ نہیں کہا جائے گا۔

۲۔شوہر کے علاوہ دوسروں کے لیے بناؤ سنگھار کی حرمت

پیغمبر اکرمؐ سے منقول ہے "وَنَهٰى اَنْ تَتَزَيَّنَ الْمَرْأَةُ لِغَيْرِ زَوْجِهَا فَاِنْ فَعَلَتْ كَانَ حَقّاً عَلَى اللّٰهِ عِزّ وَ جَلّ اَنْ يُحرِقَهَا بِالنار"

"پیغمبر اکرمؐ نے عورتوں کو دوسروں کے لیے آرائش اور زینت سے روکا ہے اور فرمایا "اگر کوئی عورت شوہر کے علاوہ کسی اور کے لیے آرائش کرے تو خدا اسے یقیناً آگ میں جلائے گا۔ (مجلسی، ۱۳۷۶ ،ج ۱۰۳، ص۲۴۳)

۳۔آنکھوں کی خیانت سے پرہیز

امام صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے "اَلنَّظَرَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ اِبْلِيْس مَسْمُوم اَوْ كَمْ نَظَرَةٍ اَوْرَثَتْ حَسْرَةً طَوِيلَةً"

آنکھیں سیکنا شیطان کے خطرناک اور زہرآلود تیروں میں سے ایک تیر ہے چہ بسا تھوڑی دیر کی آنکھیں لڑنے کے نتیجہ میں طویل عرصہ تک حسرت و یاس کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔" (حرعاملی، ج۱۴، ابواب النکاح)

۴۔ نامحرموں سے مصافحہ کی حرمت وممانعت

اسلام نے نامحرموں سے مصافحہ کرنے کو بھی حرام قرار دیا ہے اس سلسلہ میں رسول اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے "مَنْ صَافَحَ اِمْرَأَةً تَحْرُمُ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِسُخْطٍ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ" جس شخص نے نامحرم عورت سے مصافحہ کیا اس نے خدا کا غضب مول لیا۔" (سابقہ حوالہ، ص ۱۴۳)

۵۔ مشترکہ اجتماع سے پرہیز

ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دیکھا کہ کچھ مرد اور عورتیں مسجد سے ایک ساتھ باہر نکل رہے ہیں۔ آپؐ نے خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "بہتر ہے کہ تم لوگ تھوڑا صبر کر لیا کرو تاکہ مرد نکل جائیں، وہ درمیان سے اور تم لوگ کنارے کنارے سے"۔ ایک دن آپ نے مسجد کے ایک دروازہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا "کتنا بہتر ہوتا اگر ہم اس دروازہ کو خواتین سے مخصوص کر دیتے"۔ (سجستانی، بی تا، ج ۱، ص ۱۸۴)

۶۔ اخلاقی خرابیوں اور بے راہ روی سے روکنا

امام رضا علیہ السلام حجاب کی علت کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں "حَرَمَ النَّظَرُ اِلَی شُعُورِ النِّسَاءِ ..... لِمَا فِيهِ مِنْ تَهْيِيجِ الرِّجَالِ وَمَا يَدْعُو اِلَى الْفَسَادِ والدخولِ فِيمَا لَا يَحِلُّ" عورتوں کے بالوں کی طرف دیکھنا اس لیے حرام ہے کہ اگر ان کے بال نامحرموں کے سامنے کھلے رہیں گے تو اس سے مردوں کے جذبات میں ابال آئے گا جس کے نتیجہ میں اخلاقی فساد اور غیر شرعی حرکتیں سامنے آئیں گی اور لوگ حرام کاموں میں مبتلا ہوں گے۔ (صدوق، ۱۳۷۶، ج ۲، ص ۲۷۸)

مردوں کے فرائض

قرآن و حدیث میں حجاب کے بارے میں جہاں ایک جانب عورتوں کو حکم دیا گیا کہ اپنے کو چھپائیں، غیروں کے لیے بناؤ سنگھار نہ کریں وہیں مردوں کے لیے بھی کچھ فرائض مقرر کیے گئے ہیں۔ ذیل میں چند فرائض بیان کیئے جارہے ہیں:

۱۔ غیرت و حمیت

امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ "إِنَّ اللهَ تَعَالَىٰ غَيُورٌ يُحِبُّ الْغَيُورَ" پروردگار عالم صاحب غیرت ہے وہ غیرت وار انسانوں سے محبت کرتا ہے۔ (پایندہ ،۱۳۶۴، ص ۱۴۳)اسی طرح آپؑ کا ارشاد گرامی " صرف وہ انسان بے غیرت ہوتا ہے کہ جس کا دل الٹ گیا ہو" (حر عاملی،۱۳۶۳، ج ۱۴، ص ۱۰۸)

۲۔اپنے گھر والوں کو نگرانی

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ "اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ کہ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے" (تحریم/۶)

۳۔ حیاء و عفت کی دعوت

پیغمبر اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے "دوسروں کی عورتوں کے تئیں عفت سے کام لو تاکہ تمہاری عورتیں بھی باعفت رہیں۔" (حرعاملی، ۱۳۶۳، ج ۱۴، ص ۱۴۱)

ج: حجاب ، عقل کی روشنی میں

اسلامی علماء و مفکرین نے فلسفہ حجاب کے بارے میں کچھ باتیں پیش کی ہیں انہیں ہم حجاب، عقل کی روشنی کے ذیل میں پیش کررہے ہیں:

۱۔ حجاب، جنسی خواہشات پر کنٹرول کا ذریعہ

انسانی وجود میں سب سے زیادہ طاقتور غریزہ، جنسی غریزہ اور خواہش ہے۔ اس غریزہ کی صحیح سمت میں راہنمائی اور اس کو تحریک سے بچائے رکھنا اقدار اور اخلاقی امور کی تنظیم میں موثر کردار ادا کرتے ہیں۔ فرائڈ کا نظریہ یہ تھا کہ تمام تر نفسیاتی بیماریاں جنسی خواہشات کی روک تھام سے پیدا

ہوتی ہیں اور اس نے معاشرہ کو یہ باور کرانے کی ہر ممکن کوشش کی کہ جنسی خواہشات کے سلسلہ میں زیادہ سختی سے کام نہ لیا جائے لیکن چند دہائیوں کے بعد یہ حقیقت سامنے آگئ کہ جنسی بے راہ روی سے نہ صرف یہ کہ نفسیاتی بیماریوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی بلکہ ان بیماریوں میں کئ گنا اضافہ ہوگیا ہے۔ماہرین نفسیات کا عقیدہ ہے کہ انسان کے اندر لذت طلبی کی خواہش جتنی شدید ہوگی غم و اندوہ کا رد عمل بھی اتنا ہی شدید ہوگا۔ آج کے نوجوانوں میں جو مزاجی تبدیلی نظر آرہی ہے وہ اسی شدت تحریک کے بعد سستی کا نتیجہ ہے۔

لہٰذا ہیجان اور تحریک (بھڑکتے ہوئے جذبات) کو کنٹرول میں رکھ کر زندگی کو پرسکون بنانے کا ذریعہ یہی ہے کہ غیر اخلاقی اور عفت کے منافی مناظر کو دور رکھا جائے اس طرح پردہ اور حجاب، جذبات و خواہشات کی تحریک کو کنٹرول کرنے میں بہترین ذریعہ ہوسکتا ہے۔

۲۔ عورت کو بری نظروں سے محفوظ رکھنے کا وسیلہ

مسلمان عورت معاشرہ کی حرمت و عفت کا مجسمہ ہے۔ یہ درحقیقت ایک طرح سے خواتین کے احترام اور شہوانی وشیطانی نگاہوں سے تحفظ کا ذریعہ ہے۔ اگر خود عورت حدود کا لحاظ نہ رکھے گی تو کوئی بھی دل کا بیمار للچائی ہوئی نظروں سے اسکی جانب دیکھے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جس شخصیت کو سالم رہنا چاہیۓ تاکہ اس کے ذریعہ سالم نسل کی تربیت ہوسکے وہ شخصیت ایسے گناہ آلودہ نگاہوں کا نشانہ بن کر شہوات کی جانب مائل ہوجائے گی۔

۳۔ معاشرہ میں خواتین کی موجودگی کا مقدمہ

اسلام نے خواتین کے لیے پردہ کا حکم دیا ہے اس کا مقصد انہیں گھر کے حدود میں قید رکھنا نہیں ہے۔ اسلام میں خواتین کے لیے قیدخانہ یا جیل کا کوئی تصور نہیں ہے جیسا کہ زمانۂ قدیم میں بعض ممالک میں ایسا تصور پایا جاتا تھا مثال کے طورپر قدیم ایران اور ہندوستان میں۔ پردہ خواتین کو گھر کے حدود سے معاشرہ میں لانے کا مقدمہ ہے یعنی خواتین سماج سے متعلق امور میں حصہ لیں اور مردوں کی موجودگی میں اپنے بدن کو چھپائیں ۔ عشوہ گری و خودنمائی سے پرہیز کریں۔

۴۔ گھرانہ اور سماج میں خرابیوں کی روک تھام

اسلام نے عورتوں کو پردہ کا حکم اس لیے دیا ہے کہ زینت و آرائش اور خودنمائی و عشوہ گری کا جذبہ خواتین میں ہی پایا جاتا ہے اگر جائزہ لیا جائے تو یہی نظر آئے گا کہ عورت دل پر قبضہ کرنا چاہتی ہے اور مرد دل دے بیٹھتا ہے بہ الفاظ دیگر عورت شکار کرتی ہے اور مرد شکار ہوتا ہے جبکہ جسم کے معاملہ میں اس کے برعکس ہے کہ یہاں مرد شکاری ہوتا ہے اور عورت شکار بنتی ہے۔ لہٰذا عقل کا تقاضہ یہی ہے کہ ایسے اقدامات انجام دے کہ جس سے اسے کوئی نقصان نہ پہونچے اور اس کے مفادات کا تحفظ ہوتا رہے۔

آج برہنگی کے نتائج سے عاجز مغربی معاشرہ بھی حجاب کے بارے میں غور کر رہا ہے۔

د: حجاب اور فطرت

عورت کی فطرت میں موجود شرم و حیاء اسے حجاب پر آمادہ کرتی ہے۔ شرم و حیاء اور عفت و پاکدامنی کا عشق کی حد تک اشتیاق اسکی خلقت میں پنہاں ہے یہ اور بات ہے کہ جب شرم و حیاء سے عاری ہوجاتی ہے تو غیر محفوظ ماحول میں بھی اپنے پردہ کو خیرباد کہہ دیتی ہے۔ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ بلوغ کے دوران جب جسم میں مختلف تبدیلیاں آتی ہیں تو یہ محض جسمانی تبدیلیاں نہیں ہوتیں بلکہ ان کے ساتھ ساتھ حیاء کا جذبہ بھی بیدار ہوتا ہے۔

چادر یا کسی مخصوص لباس کے معنی میں تو نہیں لیکن "چھپی ہوئی چیز" کے معنی میں قرآن نے حجاب اور پردہ کو فطری امر بتایا ہے۔ سورۂ اعراف/آیت ۲۰ میں جناب آدمؑ و حوا کے تذکرہ کے ذیل میں ارشاد ہوتا ہے "۰۰۰ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُرِيَ عَنْهُمَا مِن سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَن تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ" پھر شیطان نے ان دونوں میں وسوسہ پیدا کرایا کہ جن شرم کے مقامات کو چھپا رکھا ہے وہ نمایاں ہوجائیں اور کہنے لگا کہ تمہارے پروردگار نے تمہیں اس درخت سے صرف اس لئے روکا ہے کہ تم فرشتے ہوجاؤگے یا تم ہمیشہ رہنے والوں میں سے ہوجاؤگے۔"

خلاصۂ کلام یہ کہ حجاب اور پردہ کے سلسلہ میں فطری شرم و حیاء کے پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ پردہ اور بدن کے ڈھانکنے کا ایک اہم فلسفہ یہی ہے اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ انسان محض سردی یا گرمی سے بچنے کے لئے اپنا بدن چھپاتا ہے۔

البتہ انسان کن چیزوں کے بارے میں حیاء سے کام لیتا ہے اس کا تعلق عموماً آداب و رسوم اور تہذیب و تمدن سے بھی ہوتا ہے۔

حجاب کے تربیتی آثار و فوائد

پردہ کا سب سے پہلا فائدہ عورت کی روح اور نفسیات میں ظاہر ہوتا ہے اس لیے کہ اگر کوئی خاتون اپنی مرضی اور آزادی کے ساتھ کسی لباس کا انتخاب کرتی ہے۔ اس لباس کا احترام کرتی ہے اسے مقدس سمجھتی ہے تو اس لباس کے ساتھ یقیناً اپنے اندر سکون واطمینان اور سربلندی محسوس کرے گی لیکن اگر بناؤ سنگھار کے ساتھ نیم عریاں ہو کر اپنے بدن کی نمائش کرتی پھرے تو ناپاک نظریں مکھیوں کی طرح اس کے ارد گرد منڈلاتی رہیں گی جس کا نتیجہ اس کی شخصیت کی پامالی کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

حجاب اور پردہ سے خواتین نہ صرف یہ کہ خود سکون سے معاشرہ میں رہتی ہیں بلکہ معاشرہ کے جوانوں کے لیے بھی سکون کا ماحول فراہم کرتی ہیں اور سماج کو سعادت کے راستہ پر لے جانے میں مددگار ہوتی ہیں۔

الف: انفرادی فوائد

ا۔ معنوی کامیابیاں

انفرادی اور ذاتی لحاظ سے پردہ کا سب سے بڑا فائدہ شاید یہی ہے کہ جو عورت حجاب کو اختیار کرتی ہے وہ اپنی بندگی اور الٰہی احکام کی اطاعت و فرمانبرداری کا اعلان کرکے باطنی طور پر اپنے اندر خوشنودی اور مسرت محسوس کرتی ہے کہ اس طرح اس نے بندگی کا " فاخرانہ تاج " اپنے سرپر رکھا ہے۔ اپنے بجائے اپنے خدا کو ترجیح دی ہے۔ نفس کی پیروی کے بجائے خدا کی پیروی کو

اپنایا ہے۔ ایسے طرز فکر سے زندگی تبدیل ہوجاتی ہے۔ اگر کوئی خاتون جنسی لحاظ سے متقی ہو اپنے آپ کو نامحرموں سے بچائے تو متقین سے کئے گئے خدائی وعدے اس کے لیے بھی محقق ہوں گے، حق وباطل میں تمیز کی صلاحیت پیدا ہوگی۔ عیوب کی پردہ پوشی اور گناہوں کی بخشش کا سامان فراہم ہوگا۔ (اکبری،۱۳۷۷،ص۹۸)

بنیادی طور پر اسلام "علاج کے بجائے" "پرہیز" کا قائل ہے۔ وہ ایسے قوانین اور اصول پیش کرتا ہے جنہیں اپنا کر بندہ گناہوں سے دور رہتا ہے۔اس کے لیے سب سے بڑا اصول " ایمان اور خدا کی موجودگی کا احساس ہے۔"

۲۔وقاراوراحترام کا تحفظ

خواہشات نفسانی پر غلبہ اور حرام لذتوں سے دوری انسان کو ہیبت و جلالت اور وقار عطا کرتے ہیں۔ عورت کے لیے حجاب " جہاداکبر " ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے" نفس امارہ" کو شکست دیتی ہے۔ اس حقیقت سے سبھی آگاہ ہیں۔ یہاں تک کہ غیر مسلم دانشور بھی اس حقیقت کے معترف ہیں کہ حجاب سے عورت کے وقار وجلالت میں اضافہ ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کی نگاہ میں محترم ہوتی ہے۔ جسم کی نمائش کرنے والی عورتیں جنسی لحاظ سے مطلوب تو ہوسکتی ہیں لیکن کسی بھی صورت دلوں کی محبوب نہیں ہوتیں۔

عورتوں کو مرد دو نگاہوں سے دیکھتے ہیں جو عورتیں عشوہ گری، بناؤ سنگھار، عریانیت کے ساتھ نکلتی ہیں انہیں تفریح طبع اور خواہشات کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے لیکن پردہ اور باحیاء خواتین کو قلبی احترام اور تعظیم کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ بنیادی طور پر مردوں کے اندر با پردہ خواتین کے چہرہ پر نظر ڈالنے کی ہمت ہی نہیں ہوتی۔ حجاب خود سامنے والے کی نظروں کو جھکا دیتا ہے۔ مرد کا کسی عورت کے سامنے نظریں جھکا کر باتیں کرنا عورتوں کے احترام وتعظیم کی دلیل ہے۔

۳۔سکون کی ضمانت

ہرانسان محافظ کی موجودگی میں زیادہ سکون محسوس کرتا ہے اور ممکنہ خطرات کے تئیں اپنے کو محفوظ سمجھتا ہے۔ پردہ عورت کے لیے بہترین محافظ ہے جو اسے آلودہ نگاہوں اور ممکنہ خطرات سے

بچاتا ہے جس کی بدولت عورت اپنے آپ کو زیادہ محفوظ اور پرسکون محسوس کرتی ہے۔ پردہ جتنا کامل ہوگا حفاظت اورسکون کااحساس بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا۔

ب: گھریلو آثار و فوائد

ا۔لذتوں کے حدود:

اسلام کے پیش نظر فلسفۂ حجاب کے ضمن میں لذتوں کو منحصر اور محدود کرنے کو بھی بیان کیا جاسکتا ہے اسلام چاہتا ہے کہ ہر قسم کی جنسی لذتیں چاہے وہ لمس سے تعلق رکھتی ہوں یا نگاہوں سے یاسماعت سے مربوط ہوں ان سب کو قاعدہ قانون کے تحت اور گھر کے دائرہ میں ہونا چاہئے تاکہ مرد اور عورت اپنے پورے وجود کے ساتھ ایک دوسرے کی ہمراہی میں گھر بسانے کی فکر کرتے ہوئے اپنے لیے ایک مضبوط محاذ یا قلعہ کی تعمیر کریں اور اس مضبوط قلعہ میں مکمل ذہنی سکون اور یکسوئی کے ساتھ اپنے رشدو کمال کے ساتھ آئندہ نسل کے ارتقاء وکمال کے لیے بھی کوشش کریں۔

۲۔ صحیح اور خاطر خواہ زینت و آرائش:

اگر عورت اپنے جذبات کا مرکز صرف اپنے کو قرار دے اور اپنی زینت و آرائش کو اپنے گھر کے دائرہ میں محدود رکھے اور سماج ومعاشرہ میں متانت، سنجیدگی اور وقار کے ساتھ حصہ لے تو خود اس کا گھر بھی محفوظ رہے گا اور دوسروں کے گھر بھی سالم رہیں گے۔ لیکن اگر حیات و عفت اور حجاب کے بغیر گھر سے باہر قدم نکالے گی تو نہ صرف اپنا گھر بلکہ دوسروں کے گھروں کو بھی برباد کرے گی کیونکہ اس کی عشوہ گری اور زینت و آرائش کے سبب مرد اپنی بیویوں کی طرف توجہ کرنے کے بجائے اس کے خیالات میں کھڑے رہیں گے۔ (خسروی، ۱۳۷۰، ص۱۷۸)

اس بنیاد پر کہا جاسکتا ہے کہ حجاب گھر اور گھرانہ کے گرد ایک ایسی معنوی چہار دیواری ہے جو اسے بکھرنے سے محفوظ رکھتی ہے۔

۳۔گھر اور گھرانہ کی پائیداری:

کسی بھی سماج کی سعادت اور خوش بختی کا تعلق اس سماج کے گھروں کی سعادت اور خوش بختی سے ہوتا ہے۔ گھر اور گھرانہ سماج کی سب سے چھوٹی لیکن سب سے اہم اور بنیادی اکائی ہوتا ہے۔

گھر میں ہی آئندہ کی نسل پروان چڑھتی ہے اور گھر ہی معاشرہ کے افراد کے لیے روحانی و نفسیاتی پناہ گاہ ہوتا ہے۔

کسی بھی سماج کے افراد کے اندر اگر گھر کی جانب بقدر لازم کشش نہ پائی جاتی ہو تو وہ معاشرہ بکھر جاتا ہے۔ جس معاشرہ میں گھر کی بنیادیں کھو کھلی ہوچکی ہوں وہ معاشرہ ایسی عمارت کی مانند ہے جس کی اینٹیں گل گئی ہوں ظاہر ہے کہ ایسی عمارت معمولی سے جھونکے میں زمین پر ڈھیر ہوجاتی ہے۔

۴۔سالم نسل:

پروردگار نے اپنی حکمت کی بناءپر انسانی وجود میں مختلف قسم کے رجحانات، خواہشات اور غرائز رکھے ہیں تاکہ انسان ان کے ذریعہ اپنی مادی ومعنوی زندگی کو منزل کمال تک لے جائے۔ جنسی خواہش بھی انہیں کا حصہ ہے۔ خداوند عالم نے جنسی خواہش کو انسانی وجود میں رکھا تاکہ اس کے ذریعہ نسل انسانی آگے بڑھے اوربشریت کا سلسلہ جاری رہے۔ البتہ اس نے شریعت کے ذریعہ اس خواہش کی تسکین کے لیے جائز اور معقول راستہ بھی بیان فرمائے ہیں۔ اگر جنسی خواہش صحیح سمت میں گامزن رہے تو نہ صرف یہ کہ اس سے سالم نسل کا تحفظ یقینی ہوگا بلکہ اسی کے ساتھ ساتھ انسان جسمانی اور روحانی طور پر مکمل سکون و آرام میں رہے گا۔ بصورت دیگر، بربادی اور ہلاکت کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ (خسروی،۱۳۷۰، ص۱۸۳)

ج: حجاب کے سماجی آثار و فوائد

ا۔معاشرہ کے اخلاقیات کا تحفظ

معاشرہ میں اخلاقیات کے تحفظ کے لیے مردوں اور عورتوں کے روابط کے بارے میں اسلام نے بڑے دقیق اورظریف احکام جاری کیے ہیں۔ پروردگارعالم نے مردوں کےانداز گفتگواور عورتوں کے چلنے کے انداز کے بارے میں بھی ہدایات جاری کی ہیں کہ عورتوں کو اس طرح نہیں چلنا چاہیے کہ جس سے مردان کی جانب راغب ہوں (سورۂ نور کی آیت۳۱کامضمون) بناء براین، معاشرہ کے اخلاقیات کا تحفظ اسلام کا اہم ہدف ہے۔ معاشرہ میں اخلاقیات کے استحکام کی خاطر جملہ اسباب و وسائل کو بروئے کار لانا چاہیے اور اس راہ میں حجاب یقینی طور پر ایک اہم سبب ہے۔

معاشرہ کی عفت پر آنچ نہ آئے اس کے لیے سبھی کو کوشش کرنا چاہئے اور اس سلسلہ میں ہر ایک ذمہ دار ہے البتہ خواتین کی ذمہ داری کچھ زیادہ ہے۔

ہوسکتا ہے کوئی یہ کہے کہ بے پردگی اور بدکرداری بدچلنی دو الگ چیزیں ہیں اگر کوئی عورت بے پردہ ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ لازمی طور پر وہ بدکردار بھی ہے اسی طرح اگر کوئی عورت بدچلن ہے تو اس کا لازمی مطلب نہیں ہے کہ بے پردہ بھی ہوگی۔

یہ بات کسی حدتک قابل قبول ہے لیکن ہمارا مقصود یہ ہے کہ عموماً بے پردگی، غیر ذمہ داری اور بدچلنی کا مقدمہ ہوتی ہے اور شادی کے حدود سے باہر رہ کر شہوات اور جنسی خواہشات کی تسکین کا سامان فراہم کرتی ہے لہٰذا ابتدا میں ہی اس پر قدغن ضروری ہے۔

یہ درست ہے کہ اپنی نظروں کو نامحرموں کے سامنے جھکائے رکھنا ہر ایک کی ذمہ داری ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہر ایک کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ خواہشات کو بھڑ کانے کے انداز میں اپنا جسم دوسروں کے سامنے پیش نہ کرے۔

۲۔ عورتوں کی آزادی

آزادی سے ہماری مراد تعلیم، ملازمت، تلاش معاش اور رشدو ارتقاء کی آزادی اور اختیار ہے۔

پردہ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عورتوں کو گھر میں قید کردیا جائے یا اپنی سماجی، ثقافتی اور اقتصادی سرگرمیوں سے محروم کردیا جائے اور ان کی صلاحیتوں کو ناکارہ بنا دیا جائے۔

اسلام تحقیق، علم ودانش کے لیے خواتین کے گھر سے باہر نکلنے کا مخالف نہیں ہے بلکہ علم حاصل کرنا اسلام نے تو مرد اورعورت دونوں کے لیے لازم قرار دیاہے۔ اسلام عورتوں کو بےکار اور عضومعطل بنانا نہیں چاہتا ہے۔ کسی بھی صورت میں پردہ عورتوں کی سماجی، ثقافتی، اقتصادی سرگرمیوں میں رکاوٹ نہیں بنتا بلکہ کام اور سرگرمی کے ماحول کے شہوانی لذتوں کا مرکز بننے سے یہ صلاحتیں مفلوج ہوتی ہیں۔

۳۔ سیاسی وثقافتی خود مختاری کا تحفظ

عصرحاضر میں کپڑے محض بدن چھپانے کا ہی کام نہیں کرتے بلکہ ان سے سیاسی مقاصد بھی حاصل کیے جاتے ہیں۔ چنانچہ بین الاقوامی اجتماعات ہوں کھیل کے مقابلہ پر ملک اپنے قومی لباس میں

شرکت کرتا ہے تاکہ اپنی تہذیبی شناخت کے ساتھ ملک کی سیاسی و ثقافتی خود مختاری کا اعلان بھی ہوتا رہے۔ مشرقی ممالک ہوں یا افریقی یا اسلامی ہر ایک کا یہی طریقۂ کار ہے۔

لباس بدن کا پرچم ہے جس سے فکری، دینی، سیاسی اور ثقافتی خود مختاری کا اعلان بھی ہوتا ہے۔اس بات سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ لباس میں تبدیلی اس بات کی علامت ہے کہ فکر تبدیل ہوچکی ہے اور اب اس کے بعد چال چلن میں بھی تبدیلی آئے گی اور ملک کی خود مختاری خطرہ میں ہوگی کیونکہ لباس ظاہر و باطن کو بیان کرتا ہے۔ (قائمی، ۱۳۷۳، ص۲۸۷۔۲۸۵)

یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ پہلے اپنے کلچر کو پھیلایا جاتا ہے اور پھر برائیاں اور اخلاقیات خرابیاں پھیلا کر حکومتیں الٹ دی جاتی ہیں۔ ماضی میں اس کے متعدد نمونے سامنے آچکے ہیں اور مستقبل میں بھی دیکھنے کو ملیں گے۔

اگر سامراجی ممالک کسی ملک یا معاشرہ کا لباس تبدیل کرنے میں کامیابی حاصل کرلیتے ہیں۔ اس سے حیاء وعفت کا گوہر چھین لیتے ہیں تو اس ملک یا معاشرہ کی ہر چیز یہاں تک کہ اس کے مردوں پر بھی انہیں کا قبضہ ہوجاتا ہے۔

۴۔اقتصادی استحکام

حجاب اقتصادی استحکام کا ضامن بھی ہے۔ اس لیے کہ حجاب کی پابندی کے سبب کام کرنے والے مکمل یکسوئی کے ساتھ صرف اپنا کام کرتے ہیں اور اپناپورا وقت اپنے کام پر صرف کرتے ہیں انہیں چہروں کو دیکھنے، میک اپ کرنے، مقابل کو جال میں گرفتار کرنے اور عیش ونوش کے لیے منصوبے بنانے کے جھمیلوں اور شیطانی وسوسوں سے نجات حاصل ہوجاتی ہے۔ اگر جنسی لذتیں گھر کے حدود سے نکل کر کام کے مراکز تک پہنچ جائیں گی تو کام کی قوت اور صلاحیت کم ہو جائے گی اور سرمایہ کاری بے سود ہو جائے گی۔(سابقہ حوالہ، ص۳۹۸)

دوسری جانب اسلامی حجاب کی پابندی سے ماڈل، فیشن، ڈیزائن اور باہمی چشمک سے نجات حاصل ہوتی ہےاگرخواتین سجنے دھجنے اور خود نمائی سے پرہیز کرتے ہوئے سادہ اور مناسب لباس اور اسلامی حجاب کے ساتھ معاشرتی امورمیں حصہ لیں تو فیشن اور ڈیزائننگ سے جنم لینےوالی متعدد وخرابیوں اور آفتوں سے محفوظ رہ سکتی ہیں۔

میک اپ کے سامان اور برانڈیڈ کپڑوں کی ہوشربا قیمتیں (اس پرطرہ یہ کہ فیشن، ڈیزائن مسلسل تبدیل ہوتا رہتا ہے) گھر اور معاشرہ کے اقتصادیات کی کمر توڑ دیتی ہیں اور مجموعی طور پر معاشرہ کے سرمایہ کا بڑا حصہ یوں ہی برباد ہو جاتا ہے۔

حجاب کی ترویج کے ذرائع

۱۔ ایمان کی تقویت کرنا

اگر ہم حجاب کلچراور پردہ کی ترویج کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے ضروری ہے کہ حیاء و عفت کی فضیلت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرہ کے افراد کو ایمان اور دینداری کی اہمیت کی جانب متوجہ کرنا ضروری ہے اس لیے کہ ایمان، اخلاق و کردار کی روح کے مانندہے۔ بدحجابی یا بے پردگی کا سب سے بڑا سبب ایمان اور معنویت کی کمزوری ہے جس کی بدولت حیاء ختم ہوجاتی ہے ایمان ایک ایسی پناہ گاہ ہے جو انسان کو گناہوں میں مبتلا ہونے سے بچاتی ہے۔ امیرالمومنینؑ کا ارشاد گرامی ہے: ”اَلْمُومِنُ بِعَمَلِه“ ،”انسان کا ایمان اس کے عمل سے ظاہر ہوتا ہے“ (غررالحکم، آمدی،۱۳۷۳، ص ۶۲)

۲۔ حجاب کے احکام سے واقف کرانا (مردوں اور خواتین کو الگ الگ)

بعض نوجوانوں کی پردہ کے احکام اور اس کے حدود سے ناواقفیت بھی بدحجابی کا ایک اہم سبب ہے۔ محرم و نامحرم کے حدود کیا ہیں؟ اسلامی حجاب کی کیفیت کیا ہے؟ ان چیزوں سے بے خبری بھی بدحجابی اور بے پردگی کا باعث ہوتی ہے چنانچہ اگر ہمارے جوان حجاب سے متعلق احکام سے باخبر ہوں تو یقیناً اصلاح کے لئے کوشاں ہوں گے۔

۳۔حجاب کے بارے میں بہترین نمونۂ عمل پیش کیا جانا

اس بات میں کوئی دورائے نہیں ہے کہ عظیم اور نامور شخصیتیں عامل لوگوں کی زندگی پر بہت اثرانداز ہوتی ہیں۔ انسان ہمیشہ سے ہر میدان میں اپنے لئے آئیڈیل اور نمونۂ عمل تلاش کرتا رہا ہے

آج مسلم خواتین کی ایک بڑی مشکل یہ ہے کہ ان کے سامنے تاریخ اسلام کا کوئی ایسا برتر اور بہتر چہرہ نہیں ہے جسے کوئی فخر کے ساتھ اپنے لیے آئیڈیل قرار دے سکے۔
اگر کسی خاتون کے دل میں علیؑ کی محبت ہے اور وہ آپ کے اہل خانہ کو اپنے لیے آئیڈیل قرار دیتی ہے تو اسے معاشرہ میں۔۔۔ اور موثر کردار ادا کرنے میں کسی قسم کی دشواری نہ ہوگی۔ لہٰذا محبت اہلبیت علیہم السلام کو اس طرح پیش کیا جانا چاہئے کہ لوگ انہیں اپنا آئیڈیل سمجھیں، ان کی زندگی کو نمونہ عمل قرار دیں۔ کمسن بچیوں اور جوانوں کے لیے ان کے اساتذہ کے حجاب کی نوعیت بھی بہت موثر ہوتی ہے۔
۵۔ اسکولوں اورمدارس میں دینی واخلاقی تربیت کو عام کرنا
مدارس اور اسکول تعلیم و تربیت اور تزکیۂ نفس کے مراکز ہوتے ہیں۔ اسکولوں میں جہاں دیگر موضوعات پڑھائے جاتے ہیں، مختلف امور کی ٹرینگ دی جاتی ہے اسی طرح دینی و اخلاقی موضوعات کی تربیت بھی ہونا چاہئے۔ مناسب تعلیم و تربیت کے بغیر پردہ کا حکم جبری اور زبردستی تھوپا گیا حکم محسوس ہوگا لیکن صحیح تربیت کے نتیجے میں بچیاں خود حجاب کو اختیار کریں گی۔ حجاب کے فوائد اور ترک حجاب کے نقصانات سے واقفیت پردہ کے رواج کی سب سے بڑی ضمانت ہے۔
۶۔امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا
اگرمعاشرہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر رائج ہو اور معاشرہ کے افراد میں بے حجاب خواتین کو روکنے ٹوکنے کی جرأت وہمت ہو تو بے حجابی کا مسئلہ کافی حدتک حل ہوسکتا ہے البتہ امر بالمعروف بھی مؤدبانہ، معقول اور شائستہ انداز میں ہونا چاہئے اس لیے کہ اگر انہیں توہین وتذلیل کا احساس ہوگا تو پھر بات اثر انداز نہ ہوگی۔

حوالہ جات

۱۔ قرآن کریم (۱۴۱۲ھ)، ترجمہ محی الدین الٰہی قمشہ ای، قم، ہجرت
۲۔اکبری، محمد رضا (۱۳۷۷)، تحلیلی نو و عملی از حجاب در عصر حاضر، تہران، انتشارات پیام عترت
۳۔آمدی، عبد الواحد بن محمد (۱۳۷۲)، غرر الحکم و درر الکلم، بہ شرح جمال الدین محمد خوانساری، تہران، انتشارات دانشگاہ تہران

۴۔ بانکی پور فرد، امیر حسین (۱۳۸۳)، حیا، اصفہان: انتشارات حدیث راہ عشق
۵۔ بہشتی، سعید (۱۳۸۲)، تربیت اسلامی، تہران، فصلنامہ تعلیم وتربیت وزارت آموزش وپرورش
۶۔ پایندہ، ابوالقاسم (۱۳۶۴)، نہج الفصاحہ، تہران، انتشارات کانون جاوید
۷۔جلالی، زینب (۱۳۷۲)، حجاب از دیدگاہ روان شناسی، سلسلہ نشست ھای پژوھشکدہ امام خمینیؒ
۸۔ حر عاملی، محمد بن حسن (۱۳۶۳)، وسایل الشیعہ، ۲۰ جلد، تہران، انتشارات اسلامی
۹۔ خسروی، حسن (۱۳۷۰)، مجموعہ مقالات پوشش وعفاف، دومین نمایشگاہ تشخص ومنزلت زن
۱۰۔رہبر، محمد تقی (۱۳۶۸)، حجاب وشخصیت زن در اسلام، قم: سازمان تبلیغات اسلامی
۱۱۔سازمان تبلیغات اسلامی (۱۳۶۸)، حجاب وآزادی (مجموعہ مقالات کنفرانس زن) تہران: چاپخانہ علامہ طباطبائی
۱۲۔ سجستانی، ابی داود (بی، تا) سنن ابی داود، قاہرہ: دار الاحیاء السنۃ النبویۃ
۱۳۔ صدوق، ابو جعفر (۱۳۷۶)، علل الشرایع، قم: انتشارات مکتبہ الدواری
۱۴۔طباطبائی، سید محمد حسین (۱۳۶۱)، المیزان فی تفسیر القرآن، ترجمہ سید محمد باقر موسوی ہمدانی، تہران: انتشارات محمد
۱۵۔ قائمی، علی (۱۳۷۳)، حیات زن در اندیشہ اسلامی، تہران: انتشارات امیری
۱۶۔ مجلسی، محمد باقر (۱۳۷۲)، بحار الانوار، ترجمہ محمد باقر کمرہ ای، ۱۱۰ جلد، تہران: مکتب الاسلامیہ
۱۷۔ مطہری، مرتضی (۱۳۵۸)، مسئلہ حجاب، تہران انتشارات صدرا
۱۸۔_____ (۱۳۵۸)، نظام حقوق زن در اسلام، تہران: انتشارات صدرا
۱۹۔ مہدی زادہ، حسین (بی تا) بررسی شبہات حجاب، سلسلہ نشست ھای پژوھشکدہ امام خمینیؒ، تہران